نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ

تحفظ حقوق نسواں بل اور ممتاز قادری شہید کی پھانسی

پنجاب اسمبلی سے تحفظ حقوق نسواں کے نام سے رسوائے زمانہ بل کی منظوری ،شاتم رسولؐ کے قاتل ممتاز قادری شہید کی پھانسی اور ملک کو لبرل بنانے ،مدارس دینیہ پر چھاپوں وغیرہ کے بارہ میں مولانا سمیع الحق مدظلہ نے تحفظ اسلام علماء کونشن ،۱۳ مارچ ۲۱۰۶ بمقام ظہیر چوک لاہور میں آل پارٹیز کانفرنس طلب کی ،اس کانفرنس میں مولانا کا پیش کردہ استقبالیہ اور کانفرنس کا منظورشدہ اعلامیہ نقش آغاز میں شامل کیا جارہا ہے جس کا تعلق حالات حاضرہ سے ہے............(ادارہ)

مہمان گرامی ،علماء اسلام ،مشائخ عظام ،زعماء ملت ورہنمایان قوم!

السلام علیکم! آپ نے میری دعوت کوشرف قبولیت سے نوازا میں آپ کا شکر گزار ہوں، آپ کا اس مشاورتی اجلاس میں تشریف لانا، اس بات کی علامت ہے کہ قومی ملکی و دینی مسائل پر ہمارے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں اور ہمارا درد ایک ساتھ مشترک ہے۔ میں نے آپ حضرات کو تکلیف اس لئے دی کہ جب ہمارا درد مشترک اور احساس یکساں ہے تو مسائل کے حل میں ہمارا لائحہ عمل اور طریقہ کار بھی ایک طرح کا ہو، تو قوم کو مسائل سے نکالنے کا راستہ چاہے کتنا بھی کٹھن ہو خوش اسلوبی سے طے ہوجائے گا، اور ہم قومی رہنما کے طور پر اپنا فرض ادا کرنے میں کامیاب ہوں گے ،اپنے ضمیر اور قوم کے سامنے سرخرو ہوں گے۔

زعماء ملت! آپ سے زیادہ بہتر کون جانتا ہوگا کہ امریکہ کی قیادت میں عالمی ابلیسی قوتوں نے عالم اسلام بالخصوص اسلامی نظریے پر معرض وجود میں آنے والے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف بدترین منصوبہ بندی کررکھی ہے اور ہمارے ملک کے کمزور حکمرانوں پر دباؤ کے ذریعے اپنا ایجنڈا مسلط کررکھا ہے، اس کے مطابق آئین پاکستان اور قومی معاشرت سے اسلام کی تمام نشانیوں کو مٹا کر اس ملک کو بخارا، تاشقند، سمرقند، لبنان ،شام ،مصر اور اندلس کے رنگ میں تبدیل کرنا اور لبرل پاکستان کی صورت میں خطے کے ہمسایہ ممالک کا غلام بنانا ہے، اور یہ بات واضح طور پر محسوس ہورہی ہے کہ حکمرانوں نے اپنے چندروزہ اقتدار کے لئے ملک کے دینی تشخص کا سودا کردیا ہے۔

آج کے درپیش قومی معاملات آپ کے سامنے ہیں

ا: ممتاز قادری کو سزا دے کر حکومت نے آئین پاکستان کے اسلامی تشخص بالخصوص قانون ناموس رسالت اور قانون عقیدہ ختم نبوت کو ختم کرنے یا غیر موثر کرنے کا ''سنگ بنیاد'' رکھ دیا ہے۔اور اسلام دشمن عالمی قوتوں کے مطالبات کے سامنے ڈھیر ہو کر پاکستان جیسے اسلامی اور ایٹمی ملک کو غیروں کی غلامی کی طرف دھکیلنے کی کوشش کی ہے۔

۲: دہشت گردی کے خلاف جنگ اور ملک میں امن کی بحالی ہم سب کے دل کی آواز ہے، لیکن دہشت گردی کو جس طرح دینی مدارس اور مذہبی کارکنوں کے ساتھ جوڑ کر علماء طلباء اور مشائخ کو ریاستی دہشت گردی کا نشانہ بنا کر یہود و نصاریٰ و دیگر اسلام دشمن قوتوں کو خوش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور بے گناہ علماء کو توہین آمیز طریقہ سے گرفتار کر کے ماورائے عدالت جیلوں میں ڈالا بلکہ قتل کیا جارہا ہے۔ اس پر ہمارا خاموش رہنا بجائے خود ایک مجرمانہ غفلت ہوگی۔

۳: وزیراعظم پاکستان کا لبرل پاکستان کے لئے عزم کا اظہار آئین پاکستان سے بغاوت کے مترادف ہے لیکن یہ ہمارے لئے ایک چیلنج سے کم نہیں ہے۔نیز تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں دی گئی قربانیوں سے غداری بھی ہے۔

۴: پنجاب اسمبلی میں حقوق خواتین کے تحفظ کے خوشنما نعرے پر قانون سازی کے ذریعے شرافت عفت، پاکدامنی کی تعلیمات اور اسلامی مشرقی تہذیب کے سائے میں قائم خاندانی نظام کو تباہ و برباد کر کے ایک طرف عورت کو بازاری جنس بنانے اور دوسری طرف خاندان کے سربراہ کی عزت وتوقیر کو عدالتوں تھانوں اور این جی اوز کے مراکز میں پامال کرنے کی بنیاد رکھی ہے۔صوبائی اسمبلی سے قرارداد منظور کرانے اور پھر صوبائی گورنر کے اس پر دستخط کر کے قانون کا درجہ دینے کی کارروائی اس عجلت میں کی گئی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ خواتین کے حقوق کے تحفظ اور ان کو با اختیار بنانے کی طرف نہیں بلکہ کسی اور ہی طرف پیش رفت ہے اور ہمارے خاندانی نظام کو تباہ کرنے کی خواہش رکھنے والوں کو خوش کرنے کی کوشش ہے۔

۵: تقریباً ایک سال سے جس طرح دینی کارکنوں علما طلباء دینی مدارس خانقوں اور ہمارے مقدس مقامات کی بے حرمتی ریاستی سطح پر جاری ہے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں چھپے ملک دشمن عناصر اس طرح خوف و ہراس کی کیفیت پیدا کئے ہوئے ہیں جو بے گناہ کارکنوں کو فورتھ شیڈول جیسے کالے قانون کے ذریعہ بغیر کسی مقدمہ کے پابند سلاسل کیا جارہا ہے۔اور سینکڑوں کارکنوں کو ماورائے عدالت قتل کر کے ان

لاشیں ان کے گھروں میں بھیجی جارہی ہیں۔ظاہر ہے اس طرح کی فضا ملک کے دینی تشخص اور اس کے اسلامی پہچان پر ضرب کاری لگانے کی سازش ہے۔ یہ امر ہمارے لئے توجہ طلب ہے۔

۶: غازی ممتاز حسین کو راتوں رات سزائے موت دینے اور جنازے میں مسلمانوں کی والہانہ شرکت کی کوریج روکنے کے لئے حکومتی ادارے پیمرا نے جس طرح میڈیا کو پابند زنجیر کیا اور آزاد ملک کے آزاد میڈیا کا تاثر مجروح کیا اور پھر جن اداروں نے تھوڑی بہت کوریج دی انہیں مقدمات میں پھنسایا گیا، یہ اس ملک کی آزادی اور خودمختاری کے سامنے سوالیہ نشان سے کم نہیں۔

رہنمایان قوم! میں ایک دفعہ پھر ان مسائل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے حسب سابق میری دعوت کو پذیرائی بخشی، میری درخواست ہوگی کہ ٹھنڈے دل و دماغ لیکن ایمانی جذبے اور حرارت کے ساتھ تبادلہ خیال کرکے ملک وقوم کو مسائل کی دلدل سے نکالنے کی راہ ہموار کریں اور ملک کی آزادی، خودمختاری، نظریہ اور اسلامی تشخص کی حفاظت کے لئے مشترکہ جدوجہد کا طریقہ اختیار کریں اور قوم کے مظلوم اور دردمند طبقے اپنی قیادت سے بجا طور پر جو امید لگائے ہوئے ہیں اس پر پورا اترنے کا لائحہ عمل مرتب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل ودماغ کو اپنے تائید سے نوازے۔

تمام مکاتب فکر کے قومی و دینی جماعتیں کے تحفظ اسلام کنونشن کا اعلامیہ

جمعیت علماء اسلام کے زیراہتمام آج مورخہ ۱۳ مارچ کو میری دعوت پر ملک وقوم کو درپیش مسائل پر غوروفکر اوران کے حل کیلئے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کیلئے قومی قائدین زعمائے ملت اور علماء ومشائخ کا مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں

۱۔ اس پورے پاکستان کی اسلامی دفعات بالخصوص قانون ناموس رسالت کے سلسلے میں غازی ممتاز قادری کی شہادت سے پیدا ہونے والی صورتحال

۲: پنجاب اسمبلی سے حقوق خواتین بل کی منظوری سے خاندانی نظام کی تباہی کے خدشات

۳: دہشتگردی کیخلاف جنگ کے دوران قانون نافذ کرنے والے ادروں کے ناعاقبت اندیش افراد کی طرف سے مذہبی کارکنوں، دینی مدارس اور دینی غیرت کے حامل علماء خطباء ائمہ مساجد اور معزز شہریوں کو جھوٹے مقدمات اور ماورائے عدالت وقانون، ظلم اور ناانصافی وتشدد کا نشانہ بنانے کے مضمرات ونتائج

۴: حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے اقوام عالم میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وقار کو پہنچنے والے نقصان

۵: دیگر قومی ملی وملکی مسائل پر غور کیا گیا۔

اجلاس میں قومی قائدین نے اپنی سیاسی بصیرت کے ساتھ انتہائی دردمندی سے ان مسائل کا حل تجویز کرنے اور اس کے لئے مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے اپنی تجاویز پیش کیں۔جن کی روشنی میں طے کیا گیا

۱: ملک وقوم کے اجتماعی مفاد کے خلاف حکومتی اقدامات کا راستہ روکنے اور اس کے لئے مشترکہ جدوجہد کرنے کے لئے مستقل پلیٹ فارم کی ضرورت کو شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا

۲: غازی ممتاز حسین قادری کو سزائے موت دینے کے حکومتی اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے ریاستی جبر اور انصاف وقانون کا قتل قرار دیا گیا

۳: میڈیا کو دینی جدوجہد کی کوریج سے روکنے اور کوریج کرنے والے ذرائع ابلاغ مقدمات قائم کرنے اور ملک بھر میں دینی کارکنوں کو جھوٹے مقدمات کے ذریعہ ماورائے عدالت قتل یا پابند سلاسل کرنے کی حکومتی روش کی شدید مذمت کی گئی۔نیز ممتاز قادری کو سزائے موت اور ان کے جنازے کی کوریج کو روکنے کا حکم دینے پر پیمرا کے چیئرمین کو برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا،اجلاس میں میڈیا پر اس سلسلہ میں پابندی اور اظہار رائے کی رکاوٹ کو میڈیا کا قتل قرار دیا گیا۔

۴: پنجاب حکومت کی طرف سے خاندانی نظام کو تباہ کرنے ،خاوند بیوی کے درمیان تصادم کی فضاء پیدا کرنے اور فحاشی وعریانی کو فروغ دینے والے قانون کو فوراً ختم کرانے اور خواتین کو ان کے شرعی اور قانونی حقوق دلانے کے لئے آواز بلند کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔

۵: اجلاس میں عافیہ صدیقی جیسی اسلام کی بیٹی کو نظر انداز کرنے پر بھی حکومت پر کڑی تنقید کی گئی،اور اس کی رہائی کے لئے آواز بلند کرنے کا عزم کیا گیا۔

۶: اجلاس میں توہین رسالت کی مرتکب ملعونہ آسیہ کو عدالت کی طرف سے سزائے موت سنائے جانے کے باوجود اس پر عمل درآمد کو روکے رکھنا اور عاشق رسولؐ ممتاز حسین قادری کو سزائے موت دے دینا عشق مصطفیٰؐ کے جذبوں پر حملہ قرار دیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ملعونہ آسیہ کو فوراً سزائے موت دی جائے۔

اور متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اجلاس میں شریک مذہبی اور سیاسی جماعتون کے نمائندوں پر مشتمل ایک رابطہ کمیٹی قائم کی گئی۔

یہ کمیٹی فوری طور پر اپنی سفارشات کو حتمی شکل دے گی اور ان پر غور وفیصلہ کے لئے قائدین کا اجلاس بہت جلد اسلام آباد میں منعقد ہوگا۔